110310-اگر بیوی خاوند کو ناپسند کرتی ہو تو کیا جنت میں اس کا خاوند وہی ہوگا؟!

سوال

اگر میں اپنے خاوند کو ناپسند کرتی ہوں اور صرف اللہ کے لیے اپنے بچوں کی خاطر اس کی اذیت و تکلیف پر صبر کروں تو کیا وہ جنت میں بھی میرا خاوند ہوگا؟

کیونکہ دنیا فانی اور تھوڑے سے ایام اور زائل ہونے والی ہے، چاہے اس میں جتنی بھی تبدیلی ہو جائے میں اسے جنت میں اپنا خاوند نہیں بنانا چاہتی، برائے مہربانی یہ مت کہیں کہ وہ شخص جنت بھی ضرور میرا خاوند بنے گا! برائے مہربانی میرے سوال کا جواب ضرور دیں، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

پسندیدہ جواب

اول :

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالی آپ کو
خاوند کی جانب سے اذیت و تکلیف پر صبر کرنے کا اجر و ثواب عطا فرمائے، اور یہ صبر و
تحمل اخلاق عالیہ اور اچھی اصل کی دلیل ہے۔

ہماری یہ بھی دعا ہے کہ اللہ تعالی
آپ کے خاوند کو ہدایت دے اور اس کی اصلاح فرمائے، اور آپ کے ساتھ حسن معاشرت اور
حسن سلوک میں ممد و معاون ہو، اور اسے حسن سلوک کی جانب چلائے۔

دوم :

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

﴿جن لوگوں نے اللہ تعالی کا چہرہ
طلب کرنے کے لیے صبر کیا اور نماز قائم کی اور ہم نے جو رزق انہیں عطا کیا ہے اس
میں سے انہوں نے خفیہ اور اعلانیہ خرچ کیا، اور برائی کو اچھائی سے دور کرتے ہیں،
انہیں لوگوں کے لیے بہتر انجام ہے، ہمیشہ کی جنتوں میں داخل ہونگے، اور ان کے آباء
اور بیویوں اور اولاد میں سے جن کے اعمال صالحہ ہوتے وہ بھی داخل ہونگے، اور فرشتے
ان پر ہر دروازے سے داخل ہونگے، تم پر سلام ہو اس کے بدلے میں جو تم نے صبر کیا سو
اچھا ہے اس گھر کا انجام﴾ الرعد (22–24).

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اس کی تفسیر
میں لکھتے ہیں :

قولہ تعالی :

.{اور جوان کے آباؤ واجداد اور
بیویوں اور اولاد میں سے صالح ہوں}.

یعنی اللہ تعالی انہیں اور ان کے
آباء واجداد اور اہل و عیال اور اولاد میں سے جو بھی نیک وصالح ہونگے اور مومنین
میں سے جنت میں داخل ہونے کے قابل ہونگے انہیں آپس میں جمع کریگا؛ تا کہ انہیں دیکھ
کر ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں، حتی کہ ادنی درجہ کو اعلی درجہ میں پہنچایا جائیگا، اور
اعلی درجہ والے کو اس کے درجہ سے کم نہیں کیا جائیگا، بلکہ یہ اللہ سبحانہ وتعالی
کی جانب سے بطور نعمت واحسان ہوگا.

دیکھیں : تفسیر ابن کثیر (451/4).

مزید آپ سوال نمبر (
5981) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

سوم :

ہماری عزیز بہن آپ کو علم ہونا چاہیے
کہ جنت میں جب کوئی داخل ہوگا تو وہ اسی دنیا والی حالت میں ہی داخل نہیں ہوگا،
واضح اور بین نصوص سے ثابت ہے کہ جنت میں وہ شخص داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ذرا
برابر بھی کھوٹ ہوگی، جنت میں داخل ہونے والے ہر شخص کو ہر برائی اور شر سے پاک کر
دیا جائیگا.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور ان کے سینوں میں جو بھی کینہ
ہے نکال دیں گے، بھائی بھائی بن کر تختوں میں آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے}. الحجر (47
).

امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ کہتے
ہیں :

"جن کی صفات بیان ہوئی ہیں ہم ان کے
سینوں سے کینہ وحسد نکال دیں گے، اور اللہ نے بتایا ہے کہ وہ جنتی ہیں، دنیا میں
انکی جو آپس میں دشمنی وعداوت تھی اسے ختم کردیا جائیگا تو جب وہ جنت میں داخل
ہونگے تو ایک دوسرے کے سامنے تختوں پر بیٹھیں گے، ان میں سے کوئی بھی کسی چیز میں
کسی سے حسد نہیں کریگا، اللہ تعالی نے کسی ایک کو جو خاص نعمت اور کرامت سے نوازا
ہے اس میں حسد نہیں ہوگا، ان کے نیچے سے نہریں جاری ہونگی.

دیکھیں : تفسیر طبری (12/437–438
).

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ
بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب مومن آگ سے چھٹکارا حاصل کرلیں
گے ت وانہیں جنت اور جہنم کے مابین قنطرہ پر روک لیا جائیگا، اور دنیا میں ان کے
آپس میں جو ظلم ہونگے ان کا ایک دوسرے سے بدلہ لیا جائیگا، جب وہ صاف شفاف ہوجائیں
گے توانہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت ملے گی، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد
(صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے

صحیح بخاری حدیث نمبر (2308).

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فتح
الباری میں اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

"بقنطرۃ"

ظاہر یہی ہوتا ہے کہ یہ پل صراط پر
جنت والی سائڈ ہے، اور یہ بھی احتمال ہے کہ پل صرات اور جنت کے مابین کوئی اور جگہ
ہو.

قولہ: "فيتقاصون" صاد پر شد ہے جو
يفاعلون کے وزن پر قصاص سے ہے، اس سے مراد يہ ہے کہ ايک دوسرے پر جو ظلم کيا تھا اسے
تلاش کر کے ايک دوسرے کو معاف کر ديں گے.

قولہ: حتی اذا نقوا" نون پر پيش ہے،
اور اس کے بعد قاف ہے اور يہ تنقيۃ سے مشتق ہے، اور مستملی ميں يہاں "تقصوا" يعنی
تا پر زبر کے ساتھ، اور قاف مشددہ ہے، يعنی ايک دوسرے سے قصاص مکمل کر ليں گے.

قولہ: ھذبوا" يعنی جب ايک دوسرے سے
قصاص لے کر گناہوں سے چھٹکارا حاصل کر ليں گے.

ديکھيں: فتح الباری (96/5).

اس ليے عزيز بہن آپ مطمئن رہيں، آپ
کے خاوند کا وہ اخلاق نہيں رہے گا جو دنيا ميں تھا، اور نہ ہی تمہاری وہ حالت ہوگی
جو آج آپ کی ہے، جس طرح آپ کا خاوند پاک صاف ہو کر مہذب بن جائيگا، اسی طرح آپ کے
ساتھ بھی وہی کچھ ہوگا جب اللہ کا فيصلہ ہوا اور تم دونوں جنت ميں اکٹھے ہو گئے تو
جنت ميں آپ لوگوں کا جمع ہونا دنيا ميں جمع ہونے جيسا نہيں ہوگا، بلکہ آپ ايسے اکٹھے
ہونگے جس طرح آپ کا دل چاہے گا، اور آپ کو راحت حاصل ہوگی، اور جس سے آپ کی آنکھيں
ٹھنڈی ہونگی.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

**.{ان پر سونے کی پليٹيں اور گلاس گھمائے
جائيں گے، اور اس جنت ميں ان کے ليے وہ کچھ ہوگا جو نفس چاہے گا، اور آنکھوں کی لذت
ہوگی، اور تم اس ميں ہميشہ رہو گے}.** الزخرف (71). اور ايک دوسرے مقام پر فرمايا:

**.{ہم دنيا کی زندگی ميں تمہارے ولی
ہيں اور آخرت ميں بھی، اور تمہارے ليے اس ميں وہ کچھ ہوگا جو تمہارے دل چاہيں گے،
اور تمہارے ليے اس ميں وہ ہوگا جو مانگو گے}.** فصلت (31).

اور ايک مقام پر ارشاد باری تعالی
ہے:

{چنانچہ کوئی بھی نفس نہیں جانتا کہ اس کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک میں سے کیا چھپایا گیا ہے، جو وہ عمل کرتے رہیں ہیں اس کا بدلہ} السجدہ (17).

اس لیے اللہ کی بندی آپ ایسے اور اعمال کریں جو آپ کو جنت تک پہنچائیں اور جن اعمال سے جنت میں آپ کے درجات بلند ہوں، اور یہ یقین کرلیں کہ جنت میں نہ تو کوئی تکلیف ہوگی اور نہ ہی کوئی تھکاوٹ، اور نہ ہی اس میں غم و پریشانی ہوگی.

واللہ اعلم.